AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com

Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X

Print ISSN:3006-6921

فیض احمد فیض کی شاعری میں انسانی حقوق کا تصور

شبیر احمد [1]

پروفیسر ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار [2]

Abstract

Although the concept of human rights has acquired a formal legal and international status in the modern world, its roots are deeply embedded in human consciousness, civilizational development, and literary expression. Urdu poetry—particularly the poetry of Faiz Ahmed Faiz—presents the idea of human rights not merely as a legal construct but as a living human experience. This study examines the lexical and intellectual dimensions of the notions of "right" and "human rights," tracing their formation within diverse civilizational contexts. It further analyzes the poetry of Faiz Ahmed Faiz as a significant intellectual text to demonstrate how literature contributes to the formation, articulation, and expansion of human rights consciousness.

تمہید:

انسانی تاریخ کا بنیادی سوال ہمیشہ یہ رہا ہے کہ انسان کو انسان ہونے کے ناتے کیا حقوق حاصل ہونے چاہئیں؟

یہ سوال صرف قانون، سیاست یا فلسفے تک محدود نہیں رہا بلکہ ادب، بالخصوص شاعری، نے بھی اس سوال کو انسانی احساس، دکھ اور امید کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا ہے۔ اردو ادب میں فیض احمد فیض وہ شاعر ہیں جنھوں نے انسانی حقوق کو نعروں کے بجائے انسانی تجربے کی صورت میں بیان کیا۔ ان کی شاعری ظلم، جبر، محرومی، جدوجہد اور امید کے ایسے نقوش پیش کرتی ہے جو انسانی حقوق کے جدید تصور سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔

حق کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

لغوی اعتبار سے لفظ حق کے معنی سچ، صداقت، درستگی اور واجب کے ہیں۔ اردو لغات میں حق کو ایسی شے قرار دیا گیا ہے جو باطل کی ضد ہو اور جس کا انکار اخلاقی اور فکری سطح پر ممکن نہ ہو۔

"حق: سچ، درست، واجب، انصاف، وہ امر جو ثابت اور نا قابلِ انکار ہو۔"(1)

اصطلاحی سطح پر حق اس جائز مطالبے کو کہا جاتا ہے جو کسی فرد کو بطور انسان حاصل ہو، اور جس کی عدم فراہمی ظلم کے زمرے میں آتی ہے۔ یہی لغوی اور اصطلاحی بنیاد آگے چل کر انسانی حقوق کے تصور کی تشکیل کرتی ہے۔

"حق وہ شے ہے جو عدل و انصاف کے مطابق ہو اور جس کا انکار ظلم کے مترادف ہو۔"(2)

مختلف تہذیبوں میں انسانی حقوق کا تصور:

انسانی حقوق کا تصور کسی ایک تہذیب یا عہد تک محدود نہیں۔ قدیم یونانی فکر میں انسانی وقار، رومی قانون میں شہری حقوق، مشرقی معاشروں میں اخلاقی انصاف اور جدید مغربی دنیا میں فرد کی آزادی—یہ سب انسانی حقوق کے ارتقائی مراحل ہیں۔

"انسانی آزادی اور حقوق تہذیب کے ارتقائی شعور کا حاصل ہیں، نہ کہ محض قانونی عطیہ۔"(3)

تاہم یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ طویل عرصے تک یہ حقوق طاقت، طبقے اور ریاست کے تابع رہے۔ جدید دور میں انسانی حقوق کو پہلی مرتبہ ایک عالمگیر انسانی قدر کے طور پر تسلیم کیا گیا، جہاں انسان کی حیثیت محض رعایا یا شہری نہیں بلکہ ایک باوقار انسان کی ہے۔

"

1 ۔ پی ایچ ڈی سکالر، اُردو ڈیمارٹمنٹ، اسلامیہ کالج پشاور

2 ۔ پروفیسر، اُردو ڈیپارٹمنٹ، اسلامیہ کالج پشاور

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www.al-aasar.com
Vol. 3, No.1 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

Human rights are universal moral rights belonging equally to all people(4)”.

ادب اور انسانی حقوق:

ادب انسانی حقوق کی قانونی تشریح نہیں کرتا بلکہ اس کے انسانی اثرات کو نمایاں کرتا ہے۔ جہاں قانون دفعات میں بات کرتا ہے، وہاں ادب احساس میں بات کرتا ہے۔

صبا نے پھر در زندہ پہ آ کے دستک دی
سحر قریب ہے دل سے کہو نہ گھبرائے(5)

شاعری مظلوم کی خاموشی، بھوکے کی بھوک، بے وطن کی تنہائی اور مجبور کی امید کو آواز دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ادب انسانی حقوق کے شعور کو عوامی اور وجدانی سطح پر مضبوط کرتا ہے۔

“Human rights are protections of our normative agency(6)”.

فیض احمد فیض کی شاعری اور انسانی حقوق:

فیض احمد فیض کی شاعری میں انسانی حقوق کسی علیحدہ موضوع کے طور پر نہیں بلکہ انسانی تجربے طور پر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ فیض کے نزدیک انسانی شعور کا بیدار ہونا ہی حقوق کی پہلی دستک ہے، کیونکہ جب انسان اپنی حالت کو فطری یا مقدر ماننے سے انکار کرتا ہے تو وہ تبدیلی کا امکان پیدا کرتا ہے۔

میری قسمت سے کھیلنے والے
مجھ کو قسمت سے بے خبر کر دے(7)

فیض معاشی استحصال کو صرف روٹی کا مسئلہ نہیں سمجھتے بلکہ اسے انسانی عظمت کے خلاف جرم قرار دیتے ہیں۔ اس زاویے سے بھوک اور محرومی، انسانی حقوق کی بنیادی خلاف ورزی بن جاتی ہے، جو سماجی ناانصافی کی علامت ہے اس لیے شاعر طبقاتی فاصلے کو کم کرتے ہوئے دکھ کی شراکت کا تصور پیش کرتا ہے۔ فیض کے ہاں انسانی حقوق کا شعور محض نظریاتی اعلان نہیں بلکہ عملی ہمدردی اور اجتماعی وابستگی کا نام ہے۔

عاجزی سی کی غریبوں کے حمایت سیکھی
یا س حرمان کے دکھ درد کے معنی سیکھے
زیر دستوں کے مصائب کو سمجھنا سیکھا
سرد آہوں کے رخ زرد کے معنی سیکھے(8)

فیض معاشرتی ساخت پر ایک گہرا سوال کرتے ہوئے استعارے کے ذریعے اس نظام کی نشاندہی کرتے ہیں جو غربت کو مستقل حالت بنا دیتا ہے، اور یوں انسانی مساوات کے اصول کو مجروح کرتا ہے۔

زندگی کیا کسی مفلس کی قبا ہے جس میں
ہر گھڑی درد کے پیوند لگے جاتے ہیں(9)

فیض کے نزدیک جبر کی نوعیت صرف ریاستی طاقت تک محدود نہیں بلکہ یہ فرد کی باطنی آزادی کو بھی سلب کرتا ہے۔ اس لیے آزادیٔ اظہار اور فکری خود مختاری انسانی حقوق کا بنیادی تقاضا بن جاتی ہے۔

قفس اداس ہے یارو صبا سے کچھ تو کہو
کہیں تو بہر خدا اج ذکر یار چلے (10)

صبر محض اخلاقی فضیلت نہیں بلکہ کبھی کبھی ظلم کو سہنے کا مطالبہ بھی بن جاتا ہے۔

اپنی مشق ستم سے ہاتھ نہ کھینچ
میں نہیں یا وفا نہیں باقی(11)

فیض کی شاعری انسان کو مظلوم کی حیثیت میں نہیں بلکہ ایک باشعور اور باوقار ہستی کے طور پر پیش کرتی ہے جو محرومی کے باوجود اپنے حق کا شعور رکھتی ہے۔

"All human beings are born free and equal in dignity and rights(12)".

انسانی جدوجہد، امید اور اخلاقی وقار:

فیض کے یہاں انسانی حقوق کی جدوجہد صرف احتجاج تک محدود نہیں رہتی بلکہ ایک اخلاقی سطح بھی رکھتی ہے۔

"انسانی حقوق دراصل انسانی وقار کے تحفظ کا نام ہیں، جو کسی ایک نظریے یا مذہب کے تابع نہیں۔" (13)

وہ انسان کو یہ سکھاتے ہیں کہ محرومی کے باوجود وقار، شکست کے باوجود امید اور جبر کے باوجود انسانی شعور کو زندہ رکھا جا سکتا ہے۔ یہی رویہ انسانی حقوق کے جدید تصور کی روح ہے، جہاں انسان محض حق مانگنے والا نہیں بلکہ اپنی انسانیت کا محافظ بھی ہے۔

"Human rights are the rights one has simply because one is a human being(14)".

انسانی حقوق کی بنیاد دراصل انسانی شعور کی پختگی میں مضمر ہے۔ جب انسان اپنی ذات کی حدوں سے آگے بڑھ کر اجتماعی وجود کا ادراک کرتا ہے تو اس کے اندر ایک نیا اخلاقی احساس جنم لیتا ہے۔ یہی احساس اسے یہ باور کراتا ہے کہ اس کی آزادی دوسروں کی آزادی سے منسلک ہے اور اس کا وقار سماج کے وقار سے جدا نہیں۔ اس مرحلے پر حقوق کا تصور محض ذاتی مطالبہ نہیں رہتا بلکہ باہمی تعلق اور اجتماعی ذمہ داری کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

"حقوق کا تصور اس وقت جنم لیتا ہے جب انسان خود کو محض فرد نہیں بلکہ سماج کا ذمہ دار رکن سمجھا جاتا ہے" (15)

نتیجہ:

فیض کی شاعری کے مطالعے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انسانی حقوق ان کے ہاں کسی بیرونی نظریے کا اضافہ نہیں بلکہ فکری ساخت کا بنیادی جز ہیں۔ ایک گہرا انسانی اور تہذیبی شعور ہے۔ فیض احمد فیض کی شاعری اس شعور کی ادبی تشکیل ہے، جہاں حق، انصاف، وقار اور امید انسانی تجربے کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ یوں فیض کی شاعری اردو ادب میں انسانی حقوق کے فکری اور اخلاقی بیانیے کو نہ صرف مضبوط کرتی ہے بلکہ اسے عالمی انسانی شعور سے جوڑ دیتی ہے۔

حوالہ جات:

1. سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد اول، مکتبہ ترقی اردو، کراچی، ص 481۔
2. نور الحسن نیر، نور اللغات، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ص 219
3. سبطِ حسن، انسانی آزادی، مکتبہ دانیال، کراچی، ص 41۔
4. Maurice Cranston, Human Rights,Oxford University Press, 1973, p. 36.
5. فیض احمد فیض دست صبا مکتبہ کارواں لاہور 2005 صفحہ 96
6. James Griffin, On Human Rights,Oxford University Press, 2008, p. 33.
7. فیض احمد فیض نقش فریادی مکتبہ کارواں لاہور 2005، ص 61

8. (8)ایضاً،ص62
9. ایضاً،ص67
10. فیض احمد فیض زندہ نامہ مکتبہ کارواں لاہور 2005،ص70
11. فیض احمد فیض نقش فریادی مکتبہ کارواں لاہور 2005،ص44
12. (12)United Nations, Universal Declaration of Human Rights,1948,Article 1.
13. وحید اشفاق انسانی حقوق فیکشن ہاوس لاہور 2014،ص27
14. (14)Jack Donnelly, The Concept of Human Rights,Cornell University Press, 1985, p. 10.
15. سجاد ظہیر فکر انسان نقوش پبلکیشنز لاہور،ص66